سوال

(122) تحیۃ المسجد میں دعائے استخارہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ ہر روز نماز استخارہ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیتے ہیں، کیا یہ عمل صحیح ہے؟ نیز تحیۃ المسجد اور صبح کی سنتوں میں دعائے ستخارہ پڑھی جا سکتی ہے؟ قرآن وحدیث کی رو سے اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز استخارہ اس وقت مشروع ہے کہ جب انسان کوئی کام کرنا چاہے لیکن یہ واضح نہ ہو کہ یہ کام کرنا بہتر ہے یا اس کے نہ کرنے میں بھلائی ہے، ایسے حالات میں دعائے استخارہ کی جائے۔ جب یہ بات بالکل واضح ہو کہ اس کام کا کرنا یا نہ کرنا بہتر ہے تو پھر استخارہ کی ضرورت نہیں، اگر کسی انسان کو ہر روز کسی کام کے بارے میں یہ مشکل درپیش ہو تو ہر روز استخارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کے بغیر ہر روز استخارہ کرنے کو معمول بنانا سنت سے ثابت نہیں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے کام سر انجام دیتے اور انہیں باضابطہ پروگرام کے تحت عمل میں لاتے لیکن ایسے کاموں کے لیے استخارہ کا عمل آپ سے ثابت نہیں ہے۔

واضح رہے کہ جو کام انسان کے ذمے ہیں، ان کے لیے استخارہ مشروع نہیں، مثلاً انسان اگر نماز پڑھنے یا زکوٰۃ دینے کا ارادہ کرے تو استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں، اسی طرح انسان کے عام معمولات کے لیے بھی استخارہ فائدہ مند نہیں ہے جیسے کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح بیٹے یا بیٹی کی شادی کے لیے استخارہ نہیں کرنا چاہیے البتہ ان کے انتخاب کے لیے استخارہ کیا جاسکتا ہے، نیز ماضی میں ہونے والے واقعات مثلاً چوری وغیرہ کی برآمدگی کے لیے استخارہ کرنا بھی درست نہیں ہے، ہمارے نزدیک ہر روز نماز استخارہ پڑھنے کا معمول بنانا محل نظر ہے، ہاں کسی معاملہ میں واقعی ضرورت ہے تو استخارہ کیا جاسکتا ہے۔

تحیۃ المسجد یا صبح کی سنتوں کے بعد استخارہ کرنا بھی درست نہیں کیونکہ نماز استخارہ ایک مستقل نماز ہے جس کے لیے نیت کرنا ضروری ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: ''جب کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت پڑھے۔'' [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دو رکعت پڑھنے کا مقصد استخارہ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہونا چاہیے، اس بنا پر ہمارا رجحان ہے کہ استخارہ کے لیے دو مستقل رکعات پڑھی جائیں، البتہ اگر کوئی انسان تحیۃ المسجد یا فجر کی سنت ادا کرنے سے پہلے استخارہ کی نیت کرے تو اس سے مسئلہ کا جواز کشید کیا جا سکتا ہے اگرچہ بہتر نہیں ہے، واضح رہے کہ دعائے استخارہ دو رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الدعوات: ۶۳۸۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد3۔ صفحہ نمبر 128

محدث فتویٰ